سوال

(354) داڑھی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی کی شرعی پوزیشن کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہوکہ داڑھی انبیاء کی سنت متوارتہ ہے ، جیساکہ قرآن وحدیث میں اس کی تصریح موجود ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے حضرت ہارون علیہ وعلی نبینا السلام نے داڑھی بارے میں حضرت موسیٰ کو کہا تھا :

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ٩٤ ...طه

''ہارون (علیہ السلام) نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ ۔''

عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ (نسائی مع تعلیقات السلفیة : ج2ص269)

یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس چیزیں سنن انبیاء علیہ السلام سے ہیں ۔

1۔ مونچھیں کاٹنا،

2۔ناخن اتارنا۔

3۔ انگلیوں کو گرہوں کو دھونا۔

4۔ داڑھی کو بڑھانا۔

5۔ مسواک کرنا۔

6۔ بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

7۔ موئے زہار کا مونڈنا۔

8۔ ناک میں پانی چڑھانا۔

9۔ استنجاء کرنا۔

10۔ منہ کی کلی کرنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی فطرت، یعنی سنت قدیمہ میں شامل ہے۔ بلکہ داڑھی بڑھانے کا حکم ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صلی اللہ علیہ وسلم انْہَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى. (2) (ص875ج2 صحیح مسلم ص129ج1)

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں خوب کتروایا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ یعنی پوری طرح بڑھنے دو صحیح مسلم کی ایک روایت اوفوا اللحی۔

اور ابوہریرہ لکھتے ہیں :

وأنہ وقع عند ابن ماہان ارجوا وجاء فی روایۃ البخاري وفروا اللحی فحصل خمس روایات : اعفوا وأوفوا وارخوا وارجوا ووفروا ومعناہا کلہا ترکہا علی حالہا ہذا ہو الظاہر من الحدیث الذي تقتضیہ ألفاظہ. (3) (نووی ص129ج1)

کہ داڑھی بڑھانے کے متعلق احادیث صحیحہ میں اعفوا، اوفوا، ارخوا، ارجوا، اور وفروا، پانچ الفاظ آئے ہیں اور ان سب کا معنی ہے کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ حدیث کے الفاظ کا بظاہر یہی تقاضا ہے۔

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ داڑھی کو مونڈانا اور کترانا جائز نہیں بلکہ داڑھی کو مونڈانا مجوسیوں کا فعل ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں خالفوا المجوس کا حکم ہے اور کسی صحیح حدیث میں داڑھی کو کترانے کی اجازت نہیں آئی۔ البتہ ترمذی میں عمرو بن شعیب بن ابیہ عن جدہ سے ایک روایت ہے :

أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِہِ مِنْ عَرْضِہَا وَطُولِہَا. (1) (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی : ص11ج4)

کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی کو طول وعرض سے کاٹ لیتے تھے مگر یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ خود امام ترمذی نے عمر بن ہاروں راوی پر امام بخاری کی جرح نقل کی دی ہے :

ہذا حدیث غریب وسمعت محمد بن إسمعیل یقول عمر بن ہارون مقارب الحدیث لا أعرف لہ حدیثا لیس لہ أصل أو قال ینفرد بہ إلا ہذا الحدیث (2) (ترمذی مع تحفۃ الأحوذی ص11ج4)

امام عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ عمر بن ہارون متروک راوی ہے، بہر حال یہ حدیث ضعیف ہے اور قابل استدلال ہر گز نہیں۔

ہاں صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مٹھی سے زائد بال کٹوا دیتے تھے ، اسی طرح حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے مٹھی بھر سے زائد ایک آدمی کی داڑھی کاٹ دی تھی اور اسی طرح حضرت ابوہریرہ بھ مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ دیتے تھے ،تاہم علماء نے لکھا ہے کہ کم ازکم مٹھی بھر داڑھی رکھنی واجب ہے اور مٹھی سے زائد کٹوانے والے کو برا بھلا نہیں کہا جا سکتا ۔ تاہم داڑھی نہ کٹوانا افضل ہے اور یہی اسلم ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص857

محدث فتویٰ